

ایم جی این آر ای جی اے پر نوٹ

Posted On: 15 SEP 2017 11:53AM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 15 ستمبر۔ ایم جی این آر ای جی اے اسکیم کا نفاذ گذشتہ دو برسوں کے دوران متعدد تبدیلیوں سے مکنار ہوا ہے۔ آئی سی ٹی ٹولس، خلائی تکنالوجی کا استعمال، عوام کی روزی روٹی کی بنیاد اور وسائل کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کرنا، پروگراموں کی مستقل شکلوں کے توسط سے گوناگوں مواقع کی گنجائش نکالنا وچند اہم نکات ہیں، جن میں م تبدیلی کے سکتے ہیں اور جن کے ذریعے پروگرام کے انتظام میں واضح فرق لایا گیا ہے۔ مذکورہ قانون کے مقاصد کی تکمیل کے لیے بڑے پیمانے پر بجٹ کی تخصیص اور نگرانی کے نظام کو مضبوط بنایا گیا ہے۔ الیکٹرونک فنڈ انتظام نظام، آدھار کا استعمال، اثاثوں کی جیوٹیکنگ اور سماجی احتساب کے نظام کو مستحکم بنانا وچند اقدامات ہیں جو پروگرام کے نفاذ میں مزید شفافیت لانے کے لیے کیے گئے ہیں۔ فائلوں کے معقول رکھ رکھاؤ پر خصوصی توجہ اور زور عوامی اطلاعاتی نظام کے ایک حصے کے طور پر سٹیزن انفارمیشن بورڈ کا قیام چند دیگر اقدامات کے ہیں۔

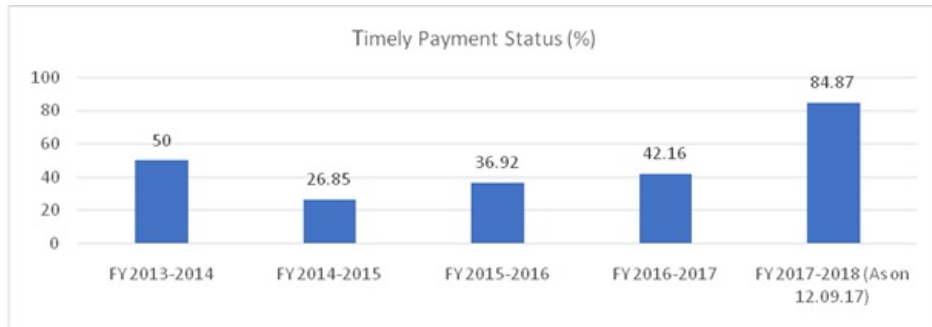
روان مالی سال کے دوران 48 - زار کروڑ روپے کا زبردست بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں مرکز کی سطح پر نظر ثانی شدہ تخمینے پیش کیے گئے ہیں نیز ریاستوں کے مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں بھی گذشتہ سات برسوں کے دوران عائد ہونے والے اخراجات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

| اخراجات (کروڑ روپے میں) | نظر ثانی شدہ تخصیص (کروڑ روپے میں) | سال |
|----------------------------|---------------------------------------|----------|
| 37,072.82 | 31,000.00 | 2011-12 |
| 39,778.29 | 30,287.00 | 2012-13 |
| 38,511.10 | 33,000.00 | 2013-14 |
| 36,025.04 | 33,000.00 | 2014-15 |
| 44,006.56 | 37,345.95 | 2015-16 |
| 57,946.72 | 48,220.26 | 2016-17 |
| 35,436.92 | 48,000.00 | 2017-18* |

اعداد جو 12 ستمبر 2017 تک شمار کی گئی ہیں۔*

پروگرام کے نفاذ کے لیے فنڈ کی دستیابی کو ٹی مسئلہ نہ ہیں ہے۔ حکومت اس بات کے لیے وعدہ بند ہے ایم جی این آر ای جی اے کے نفاذ کے لیے فنڈ فراہم کرایا جائے گا۔

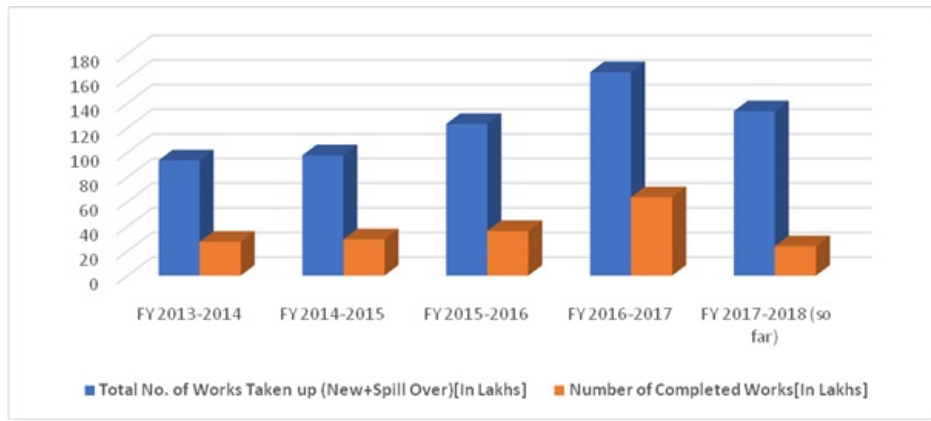
ایم جی این آر ای جی اے کے سلسلے میں اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ ایک مزدور، بروقت اپنی اجرت حاصل کرسکے، نیشنل الیکٹرانک فنڈ منیجمنٹ سسٹم وضع کیا گیا ہے۔ تقریباً 65 لاکھ اجرتیں براہ راست استفادہ کنندگان کے بینک اکاؤنٹوں میں جاری ہیں۔ اس کے علاوہ ادائیگیوں کے معاملوں میں تاخیر کی صورت میں جوابدہی کا تعین اور شدید نگرانی کے عمل نے روان مالی سال کے دوران خاطر خواہ نتائج دیے ہیں۔ تقریباً 55 فیصد کارکنان کو ان کی اجرتیں بروقت ادا کی گئی ہیں۔ یہ صورتحال گذشتہ مالی برس کے مقابلے میں تقریباً دوگنے طور پر بہتر ہوئی ہے، جیسا کہ درج ذیل گراف میں دیکھا جاسکتا ہے۔



وزارت کی جانب سے اس سلسلے میں تمام تر کوششیں کی جارہی ہیں، کہ صورتحال کو مزید بہتر سے بنایا جائے۔ آندھرا پردیش اور مغربی بنگال کے لیے ایف ٹی او صوجوات کی بنیاد پر ادائیگی کے لیے التوا میں ہے۔ وزارت کی جانب سے مذکورہ دونوں ریاستوں کے سلسلے میں ماضی قریب میں جو داخلی آڈٹ یا احتساب کیا گیا ہے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ نفاذ کے معاملے میں کچھ بدعنوانیاں برتی گئی ہیں اور اس کے لیے ریاستوں سے کہا گیا ہے کہ صورتحال کی اصلاح کے لیے معقول اقدامات کریں۔ ان ریاستوں فنڈ اُس وقت جاری کیا جائے گا جب وہ اپنی جانب سے مکمل اور تشفی بخش جواب ارسال کر دیں گی۔ وزارت، تمام ریاستوں اور مرکزی انتظام کے علاقوں کی مالی کیفیت کا ہومی بنیاد پر جائزہ لیتی ہے اور جہاں ان کے یہ بھی ایف ٹی او التوا میں دکھایا جاتا ہے، ان ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو فنڈ کے اجرا سے پہلے احتساب کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا ذکر بر محلہ وگا کہ روان مالی سال کے دوران تقریباً 36500 کروڑ روپے (مجموعی تخصیص کا تقریباً 76 فیصد) کا سرمایہ پہلے ہی جاری کیا جاچکا ہے، جس کے نتیجے میں تقریباً 55 لاکھ معاملات میں اجرتوں کی بروقت ادائیگی کی جاچکی ہے۔

نیچے سے اوپر کی جانب بڑھنے کا طریقہ کار اپناکر 5 سال آئندہ مالی سال کے دوران جس قدر کام انجام دئے جانے ہیں ان کا ایک گوشوارہ جی پی کے ذریعے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ تمام تر کام اسکیم کے تحفظ قبول سرگرمیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرتب کیے جاتے ہیں اور ان پر وقفہ وقفہ سے نظر ثانی کی جاتی ہے، جس کا انحصار ریاستوں کی جانب سے حاصل ہونے والی گزارشات پر ہوتا ہے۔ مرکز جی پی کے تحت پروجیکٹوں کی تفصیلات کے توسط سے مقامی اداروں کے مفادات اور فیصلوں کا تحفظ کرتا ہے اور کسی بھی صورت میں مقامی اداروں کے دائرہ اختیار کو برعکس طور پر متاثر نہ ہونے دیتا ہے۔ تاہم ایف آئی جی ایکٹ کے تحت، وزارت کے زیر اتمام مرکزی روزگار گارنٹی کونسل (سی ای جی سی) سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بنیادی سطح پر پروگرام کے نفاذ کے سلسلے میں باقاعدگی سے اس کا تجزیہ بھی کرے گی اور نفاذ کی نگرانی کا عمل بھی انجام دے گی۔

ایم جی این آر ای جی اے کے اہم مقاصد میں ایک بڑا مقصد ہے۔ بھی ہے کہ غربا اور نادار افراد کے لیے روزی روٹی کے وسائل کو مستحکم بنایا جائے۔ اجرت پر مبنی روزگار کے مطالبہ کی بنیادی سطح پر تکمیل کے علاوہ حکومت نادار اور کمزور طبقات کے لیے روزی روٹی کے وسائل کو مستحکم بنانے پر بہت زور دے رہی ہے ایم جی این آر ای جی اے کے تحت 5 سال تقریباً 5.5 کروڑ کام اپنائے جاتے ہیں۔ گذشتہ مالی سال کے دوران کام کی تکمیل پر جو خصوصی زور دیا گیا اس کے نتیجے میں 62 لاکھ کاموں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکا۔ اس سلسلے میں گراف درج ذیل ہے۔



- تمام مکمل کرائے گئے ایسے ہیں، جن کی جیو ٹیکنگ کی گئی ہے اور ان میں عوامی معلومات کے دائرے میں رکھا گیا ہے تاکہ پروگرام کے انتظام میں شفافیت میں اضافہ لایا جاسکے۔ اب تک دو کروڑ سے زائد اثاثوں کی جیو ٹیکنگ کی جاچکی ہے۔ وزارت نے یہ بات لازمی قرار دی ہے کسی اثاثے کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کے تینوں مراحل کی جیو ٹیکنگ لازمی طور پر انجام دی جائے۔

سرکاری سرمایہ کاری کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینے کی غرض سے **ایم جی آئی جی ایس** کو دیگر اسکیموں کے ساتھ مربوط کرنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ارتباط کی ایک اچھی مثال پردھان منتری آواس یوجنا یعنی **ایم اے وائی** کے تحت تعمیر کیے جانے والے مکانات ہیں۔ 2016-17 کے مالی سال کے دوران **ایم جی آئی جی ایس** کے ساتھ لاکھ مکانات کی تعمیر عمل میں آئی تھی اور اس میں رگھر کی تعمیر میں غیر -نرمند اجرت والے مزدوروں کا تعاون شامل تھا۔ رواں مالی سال کے دوران ہی **ایم اے وائی** کے تحت 51 لاکھ مکانات کی تعمیر کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ **ایم جی آئی جی ایس** کے ایک ہی مکان کے ساتھ گھر کے اندر بیت الخلاؤں کی تعمیر کیے لیے 12000 فراہم کرتا ہے۔ ارتباط کی اس طرح کی مثالوں کے ساتھ وزارت کوشش کر رہی ہے کہ فراہم کرائے جانے والے سرمایہ کا منفعیت بخش استعمال ممکن ہو سکے اور اجرت پر روزگار چلے نہ والوں کو روزگار بھی حاصل ہو سکے۔

ریاستوں میں خود مختار سماجی احتسابی اکائیاں تشکیل دی گئی ہیں اور 100 ترقیاتی وسائل افراد کو سوشل آڈٹ یا سماجی احتساب کی تربیت کی فراہم کی گئی ہے جو آڈٹنگ کے معیارات 24 کے مطابق ہے۔ سماجی سطح پر آڈٹ یعنی احتساب کو ممکن بنانے کی غرض سے خواتین کے اپنی مدد آپ کرنے والے بڑی تعداد والے گروپوں کو تربیت فراہم کرنے کا کام بھی شروع کیا گیا ہے۔

ایم جی آئی جی ایس تحت تمام تر اقدامات ریاستوں اور مرکزی انتظام کے علاقوں کی صلاح اور مشورے سے ہی کیے جاتے ہیں۔ حکومت اس بات کے لیے عہد بند ہے کہ اس پروگرام کو ر ممکن حد تک مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے تاکہ ایکٹ یعنی قانون کے مقاصد لفظ بہ لفظ طور پر حاصل ہو سکیں۔

ایم جی آئی جی ایس کے تحت روزی روٹی کے مضمرات کو منظم بنانے کے لیے کثیر پلوٹی اثاثوں کی تشکیل ایک اہم توجہ کا موضوع ہے۔ اس کے علاوہ بنیر فٹ ٹیکنیشن پروگرام یعنی بغیر کسی ساز و سامان کے ٹیکنیشن کو تربیت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ **ایم جی آئی جی ایس** کے کارکنان کو -نرمند بنانے کے لیے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اس سے ہم ایک دیگر قدم کیے ہو سکتے ہیں۔ اب تک 19 ریاستوں میں 5380 بے سر و سامان تکنیکی ماہرین کو تربیت فراہم کی جاچکی ہے اور ان میں فیلڈ کی سطح پر تکنیکی سپورٹ فراہم کیا جا رہا ہے۔

وزارت ہاؤسنگ **ایم جی آئی جی ایس** کو کم از کم زرعی اجرتوں کے ساتھ مربوط کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لیے ایڈیشنل سیکریٹری کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی، جس میں متعلقہ مرکزی وزارتوں کے نمائندگان اور ریاستی حکومتوں کے پانچ نمائندگان شامل **ایم جی آئی جی ایس** کی اجرتوں کی مشقہ ری یکم دسمبر 2009 **ایم جی آئی جی ایس** کی ایکٹ کی دفعہ 3 تحت عمل میں آئی تھی۔ ایسی ریاستیں جہاں کم از کم اجرت 100 روپے سے زائد تھی، **ایم جی آئی جی ایس** کے اجرتوں کے طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا۔ سی ریاستیں جہاں، ایم جی آئی جی ایس کے اجرتیں 100 روپے سے کم تھیں وہ ان پر اجرتوں کا اعلان 100 روپے کے بقدر کیا گیا تھا۔ یکم دسمبر 2009 کو صرف چار ریاستوں یعنی گوا، -ریانہ، میزورم اور کیرالہ میں کم از کم اجرتوں کی تجویز زرعی مزدوروں کے لیے باقاعدہ طور پر دستیاب تھی اور وہ ان کم از کم اجرت 100 روپے تھی اور یہ ان کے کارکنان کو دسمبر 2009 ٹیفیکیشن کا تحفظ بھی حاصل تھا۔ تب سے ایم جی آئی جی ایس کے اجرتوں کو زرعی مزدوروں کے معاملے میں صارفین کے لیے تیار کیے جانے والے قیمتوں کے عدد اشاریہ سے مربوط کر دیا گیا ہے۔ زرعی مزدوروں کے سلسلے **ایم جی آئی جی ایس** کی اجرتوں اور کم سے کم اجرتوں میں جو فرق فی الحال واقع ہے، وہ اس امر یا حقیقت کی بنیاد پر واقع ہے کہ ریاستیں اجرتوں کی شرح کے معاملوں میں ایک سائنٹفک اور یکساں نظام پر عدد اشاریہ نہ بن تیار کرتیں۔ **ایم جی آئی جی ایس** کے اجرتوں پر زرعی مزدوروں کے معاملے میں صارفین کے لیے تیار کیے جانے والے عدد اشاریہ کے مطابق تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔

حکومت نے دیہی ترقیات کی وزارت کو گذشتہ تین برسوں کے دوران کم از کم بڑے پیمانے پر تخصیص کی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں دیہی ترقیات کے پروگرام کے لیے کی جانے والی تخصیص، جس کا تعلق بنیادی ڈھانچے، دیہی -اؤسنگ اور روزگار وغیرہ سے ہے، بات واضح ہو جاتی ہے کہ 2012-13 میں مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں 0.5 فیصد کی تخصیص 2016-17 میں مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں بڑھا کر 0.63 فیصد کردی گئی ہے۔

ایم جی آئی جی ایس اور دیہی ترقیات کی وزارت کے اخراجات

| سال | مجموعی گھریلو پیداوار، قیمتوں کی سیریز | ایم جی آئی جی ایس اخراجات | مجموعی گھریلو پیداوار کا فیصد | مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں اجرا | مجموعی گھریلو پیداوار کے مقابلے میں اجرا کا فیصد |
|-----------|--|---------------------------|-------------------------------|--|--|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 |
| 2012-2013 | 9944013 | 39,778.82 | 0.40 | 50,161.86 | 0.50 |
| 2013-2014 | 11233522 | 38,552.62 | 0.34 | 58,623.08 | 0.52 |
| 2014-2015 | 12445128 | 36,025.04 | 0.29 | 67,263.31 | 0.54 |
| 2015-2016 | 13682035 | 44,002.59 | 0.32 | 77,321.35 | 0.57 |
| 2016-2017 | 15183709 | 58,354.21 | 0.38 | 95,096.04 | 0.63 |

(Release ID: 1502947) Visitor Counter : 2

